روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 15 مارچ 2012ء 21 ربیع الثانی 1433 ہجری 15 امان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 63

ادب کی خاطر

ہجرت مدینہ کے بعد آنحضرت ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر قیام فرما ہوئے۔ رسول اللہؐ نے مہمانوں کی سہولت کے لحاظ سے نچلی منزل پسند کی اور میزبان اوپر چلے گئے۔ ایک رات اوپر والے حصے میں پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا اور ڈر تھا کہ پانی نیچے ٹپکے گا اور رسول اللہؐ کو تکلیف ہوگی۔ میزبان میاں بیوی کے اوڑھنے کیلئے ایک ہی لحاف تھا جو انہوں نے پانی پر ڈال دیا اور ساری رات خوف سے کانپتے رہے۔ صبح رسول اللہؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو رسول اللہؐ بالاخانہ پر تشریف لے گئے۔

(الاصابہ جلد 2 ص 234 حدیث نمبر: 2165)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔

(آسمانی فیصلہ-روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 351)

وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھوڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو۔ حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ۔ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔

(راز حقیقت-روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 156)

مجلس انتظامیہ تعلیم الاسلام کالج

اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نئی ٹرم (2012ء تا 2013ء) کیلئے درج ذیل مجلس انتظامیہ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

1۔ صدر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
2۔ نائب صدر مکرم ناصر جاوید خان صاحب
3۔ جنرل سیکرٹری مکرم رفیق اختر روزی صاحب
4۔ نائب جنرل سیکرٹری مکرم عطاء القادر طاہر صاحب
5۔ سیکرٹری تجنید مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب
6۔ نائب سیکرٹری تجنید مکرم باسط ملک صاحب
7۔ سیکرٹری مال مکرم سید حسن خان صاحب
8۔ ایڈیشنل سیکرٹری مال مکرم رانا عرفان شہزاد خان صاحب
9۔ نائب سیکرٹری مال مکرم منصور احمد قمر صاحب
10۔ سیکرٹری اشاعت مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب
11۔ نائب سیکرٹری اشاعت مکرم شمس الحق صاحب
12۔ سیکرٹری تقریبات وضیافت مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب
13۔ نائب سیکرٹری تقریبات وضیافت
مکرم مرزا عبدالباسط صاحب
14۔ سابق طلبہ کے بچوں کے گروپ کے نگران
مکرم خالد محمود صاحب
15۔ غیر احمدی سابق طلبہ سے رابطہ کے نگران
مکرم عطاء الحق صاحب
16۔ بورڈ ماہنامہ ''المنار'' ای گزٹ:
ایڈیٹر: مکرم مقصود الحق صاحب
نائب ایڈیٹر: مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب
مینیجر: مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب

مشعل راہ

اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دیں

ترتیب وتدوین:کلیم احمد صاحب
ناشر: طاہر محمود بٹ صاحب
شاہد احمد مرزا صاحب
پرنٹر:سلور لنک لاہور
صفحات:336

محترم عبدالرحمان شاکر صاحب ایک علمی ادبی شخصیت تھے۔ آپ کو اردو، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔آپ نے علم پرور ماحول میں آنکھ کھولی اور اپنے والد حضرت نعمت اللہ گوہر صاحب بی اے رفیق حضرت مسیح موعود سے علمی ورثہ سے حصہ پایا۔آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ کے مضامین دلچسپ، معلومات افزاء اور علمی لحاظ سے اعلیٰ و معیاری ہوتے تھے۔ محترم شاکر صاحب بہت منکسر المزاج، مہمان نواز، علم نواز اور ملنسار تھے۔آپ نے بزرگان سلسلہ اور اپنے رفقاء کار سے پرانے تعلقات کو ہمیشہ یاد رکھا اور متعدد یادرفتگان کے تحت بزرگان اور قریبی شخصیات کے بارے میں مضامین بھی سپرد قلم کئے۔ قادیان کے بارے میں ایک ایک بات یاد تھی۔آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ ادبی لطائف آپ کی گفتگو کا حصہ ہوتے تھے۔

محترم عبدالرحمان شاکر صاحب کی بیٹی مکرمہ ربقہ زاہدہ صاحبہ نے اپنے والد گرامی کی نصف صدی پر پھیلی ہوئی ادبی کاوشوں کو کتابی شکل میں مرتب کرکے بہت مفید کام کیا ہے اور 75 مضامین کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ اس کتاب میں سمویا ہے۔محترم شاکر صاحب کے مضامین دینی مسائل کے حل، صداقت حضرت مسیح موعود، قادیان اور ربوہ کے بزرگان کا تعارف، تاریخ احمدیت کے اہم واقعات، عام تاریخی واقعات اور ادبی موضوعات سے بھرپور ہوتے تھے۔ چند عناوین کچھ اس طرح ہیں۔رب کریم ہمارا مشکل کشا، انفاق فی سبیل اللہ کی برکات، حضرت میر ناصر نواب صاحب، حضرت بانی سلسلہ کا آخری سفر لاہور، حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب، حکیم مرہم عیسیٰ، گورداس حلوائی، اللہ تعالیٰ کا ایک روشن نشان واقعہ قتل لیکھرام، مباحثہ مد اور رسالہ اعجاز احمدی، حسن رہتاسی کے ایک شعر کا پس منظر، خواجہ حسن نظامی، بہادر شاہ ظفر، یادوں کے بینک میں سے کچھ، لاہور میں احمدیوں کے قابل دید مقامات، ہمارا جلسہ سالانہ، طور سینا کی نئی ضیاء باریاں، شکریہ یورپ، گل شگفت، ادبی لطائف، چائے، نمک، صحرائے اعظم افریقہ اور حروف ابجد اور تاریخ گوئی وغیرہ۔

اپنے مضمون یادوں کے بینک میں کچھ واقعات رقم فرمائے، ان میں سے ایک اس طرح ہے، محترم شاکر صاحب لکھتے ہیں، خلافت ثانیہ کے ابتداء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ڈاک اور انتظامی امور خود ہی سرانجام دیا کرتے تھے، تاہم حضور نے اپنی امداد کے لئے میرے چھوٹے چچا مولوی عطا محمد صاحب کو بطور معاون رکھا ہوا تھا۔ وہی پرسنل اسسٹنٹ، وہی کلرک، وہی مددگار کارکن تھے اور دفتر ہوتا تھا گول کمرہ۔

مجھے خوب یاد ہے عید الفطر آئی تو میری اماں نے مجھے بھجوایا کہ جا کر اپنے چچا کو بلا لاؤ۔ کھانا کھالیں، تاہم لوگ عیدگاہ جاسکیں۔میری عمر سات آٹھ سال کی تھی بیت اقصیٰ کی طرف سے سرپٹ بھاگتا ہوا آیا اور گول کمرہ کے اس دروازے سے جو تنگ سیڑھیوں میں ہے زور سے ٹکرایا۔ دروازہ بڑے تڑاق سے کھلا اور میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب میز پر کچھ کاغذات دیکھ رہے ہیں۔ میں نے شدید گھبراہٹ کے عالم میں اسی طرح میں خیر جانی کہ حضور کی میز کے نیچے چھپ جاؤں۔

حضرت صاحب نے مولوی عطا محمد صاحب سے پوچھا کہ یہ کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ میرا بھتیجا ہے۔میز کے نیچے میرا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا اور پسینہ آرہا تھا۔ غلطی بھی مجھ سے بڑی فاش سرزد ہوئی تھی۔حضور نے تبسم فرماتے ہوئے مجھے باہر آجانے کا حکم دیا۔ میں مجرموں کی طرح آنکھیں جھکا کر کھڑا ہوگیا۔خوف کے مارے منہ سے بات نہ نکلتی تھی حضور نے پوچھا کیسے آئے ہو۔میں نے پہلے مولوی صاحب کی طرف دیکھا۔ ان کا اشارہ پا کر جواب عرض کیا کہ مولوی صاحب نے ابھی کھانا کھانا ہے ان کو بلانے آیا ہوں۔اس پر حضرت صاحب نے کچھ حیران ہو کر مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں کھایا۔انہوں نے کہا نہیں۔تب حضور نے مجھے تو رخصت کردیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ کھانا یہاں ہی کھائیں گے۔پھر آپ اٹھے اور اندر جا کر سینی میں کھانا لگوایا اور اٹھا کر تشریف لائے۔ پھر دونوں نے مل کر یہ کھانا کھایا۔

محترم شاکر صاحب کسی بھی موضوع پر لکھیں ان کی طرز تحریر شستہ، سلیس اور معلومات سے پُر ہوتی تھی۔ان کے مطالعہ اور لائبریری سے محبت ہر تحریر سے جھلکتی نظر آتی ہے۔ (ایف شمس)

تعارف

مضامین شاکر

(مطبوعہ مضامین عبدالرحمان شاکر صاحب)

ترتیب وتدوین:کلیم احمد صاحب
ناشر: طاہر محمود بٹ صاحب
شاہد احمد مرزا صاحب
پرنٹر:سلور لنک لاہور
صفحات:336

محترم عبدالرحمان شاکر صاحب ایک علمی ادبی شخصیت تھے۔ آپ کو اردو، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔آپ نے علم پرور ماحول میں آنکھ کھولی اور اپنے والد حضرت نعمت اللہ گوہر صاحب بی اے رفیق حضرت مسیح موعود سے علمی ورثہ سے حصہ پایا۔آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ کے مضامین دلچسپ، معلومات افزاء اور علمی لحاظ سے اعلیٰ و معیاری ہوتے تھے۔ محترم شاکر صاحب بہت منکسر المزاج، مہمان نواز، علم نواز اور ملنسار تھے۔آپ نے بزرگان سلسلہ اور اپنے رفقاء کار سے پرانے تعلقات کو ہمیشہ یاد رکھا اور متعدد یادرفتگان کے تحت بزرگان اور قریبی شخصیات کے بارے میں مضامین بھی سپرد قلم کئے۔ قادیان کے بارے میں ایک ایک بات یاد تھی۔آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ ادبی لطائف آپ کی گفتگو کا حصہ ہوتے تھے۔

محترم عبدالرحمان شاکر صاحب کی بیٹی مکرمہ ربقہ زاہدہ صاحبہ نے اپنے والد گرامی کی نصف صدی پر پھیلی ہوئی ادبی کاوشوں کو کتابی شکل میں مرتب کرکے بہت مفید کام کیا ہے اور 75 مضامین کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ اس کتاب میں سمویا ہے۔محترم شاکر صاحب کے مضامین دینی مسائل کے حل، صداقت حضرت مسیح موعود، قادیان اور ربوہ کے بزرگان کا تعارف، تاریخ احمدیت کے اہم واقعات، عام تاریخی واقعات اور ادبی موضوعات سے بھرپور ہوتے تھے۔ چند عناوین کچھ اس طرح ہیں۔رب کریم ہمارا مشکل کشا، انفاق فی سبیل اللہ کی برکات، حضرت میر ناصر نواب صاحب، حضرت بانی سلسلہ کا آخری سفر لاہور، حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب، حکیم مرہم عیسیٰ، گورداس حلوائی، اللہ تعالیٰ کا ایک روشن نشان واقعہ قتل لیکھرام، مباحثہ مد اور رسالہ اعجاز احمدی، حسن رہتاسی کے ایک شعر کا پس منظر، خواجہ حسن نظامی، بہادر شاہ ظفر، یادوں کے بینک میں سے کچھ، لاہور میں احمدیوں کے قابل دید مقامات، ہمارا جلسہ سالانہ، طور سینا کی نئی ضیاء باریاں، شکریہ یورپ، گل شگفت، ادبی لطائف، چائے، نمک، صحرائے اعظم افریقہ اور حروف ابجد اور تاریخ گوئی وغیرہ۔

اپنے مضمون یادوں کے بینک میں کچھ واقعات رقم فرمائے، ان میں سے ایک اس طرح ہے، محترم شاکر صاحب لکھتے ہیں، خلافت ثانیہ کے ابتداء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ڈاک اور انتظامی امور خود ہی سرانجام دیا کرتے تھے، تاہم حضور نے اپنی امداد کے لئے میرے چھوٹے چچا مولوی عطا محمد صاحب کو بطور معاون رکھا ہوا تھا۔ وہی پرسنل اسسٹنٹ، وہی کلرک، وہی مددگار کارکن تھے اور دفتر ہوتا تھا گول کمرہ۔

مجھے خوب یاد ہے عید الفطر آئی تو میری اماں نے مجھے بھجوایا کہ جا کر اپنے چچا کو بلا لاؤ۔ کھانا کھالیں، تاہم لوگ عیدگاہ جاسکیں۔میری عمر سات آٹھ سال کی تھی بیت اقصیٰ کی طرف سے سرپٹ بھاگتا ہوا آیا اور گول کمرہ کے اس دروازے سے جو تنگ سیڑھیوں میں ہے زور سے ٹکرایا۔ دروازہ بڑے تڑاق سے کھلا اور میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب میز پر کچھ کاغذات دیکھ رہے ہیں۔ میں نے شدید گھبراہٹ کے عالم میں اسی طرح میں خیر جانی کہ حضور کی میز کے نیچے چھپ جاؤں۔

حضرت صاحب نے مولوی عطا محمد صاحب سے پوچھا کہ یہ کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ میرا بھتیجا ہے۔میز کے نیچے میرا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا اور پسینہ آرہا تھا۔ غلطی بھی مجھ سے بڑی فاش سرزد ہوئی تھی۔حضور نے تبسم فرماتے ہوئے مجھے باہر آجانے کا حکم دیا۔ میں مجرموں کی طرح آنکھیں جھکا کر کھڑا ہوگیا۔خوف کے مارے منہ سے بات نہ نکلتی تھی حضور نے پوچھا کیسے آئے ہو۔میں نے پہلے مولوی صاحب کی طرف دیکھا۔ ان کا اشارہ پا کر جواب عرض کیا کہ مولوی صاحب نے ابھی کھانا کھانا ہے ان کو بلانے آیا ہوں۔اس پر حضرت صاحب نے کچھ حیران ہو کر مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں کھایا۔انہوں نے کہا نہیں۔تب حضور نے مجھے تو رخصت کردیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ کھانا یہاں ہی کھائیں گے۔پھر آپ اٹھے اور اندر جا کر سینی میں کھانا لگوایا اور اٹھا کر تشریف لائے۔ پھر دونوں نے مل کر یہ کھانا کھایا۔

محترم شاکر صاحب کسی بھی موضوع پر لکھیں ان کی طرز تحریر شستہ، سلیس اور معلومات سے پُر ہوتی تھی۔ان کے مطالعہ اور لائبریری سے محبت ہر تحریر سے جھلکتی نظر آتی ہے۔ (ایف شمس)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

تخلیق کائنات پر تحقیق اور مذاہب عالم

جب سے انسان نے شعور حاصل کیا ہے اس کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ رہی ہیں۔ اس کائنات کی ساخت کیا ہے؟ اس کا آغاز کس طرح ہوا اور اس عالم کا انجام کیا ہوگا؟ وہ اس کے بارے میں غور وفکر کر رہا ہے۔ قدیم مصری عقائد کے مطابق پہلے اس کائنات میں صرف پانیوں کا تلاطم موجود تھا۔ پھر اس میں سے سورج دیوتا ATUM نے اپنے آپ کو خود تخلیق کیا۔

اسی طرح میسوپوٹومیا کی قدیم روایات کے مطابق اس کائنات نے پانی کے دو عظیم الشان وجودوں کے ملاپ سے جنم لیا تھا۔ ان میں سے ایک وجود میٹھے پانی کا تھا اور دوسرا وجود کھارے پانی کا۔ اسی طرح ویدوں میں، بائبل میں اور قرآن مجید میں تخلیق کائنات کے بارے میں بہت سی تفاصیل موجود ہیں۔ ہر مذہب کے پیروکار اپنی مقدس کتب میں پائی جانے والی تفاصیل کو جزو ایمان سمجھ کر قبول کرتے رہے ہیں۔ لیکن گزشتہ سویا ڈیڑھ سو سال میں جب سائنسی ترقی نے کائنات کے رازوں سے پردہ اٹھانا شروع کیا تو کائنات اور اس کے آغاز کے رازوں سے پردہ اٹھنا شروع ہوا۔ اب ہر مذہب کے پیروکار کے سامنے ایک طرف اس کی مذہبی کتب میں بیان شدہ تفاصیل تھیں اور دوسری طرف سائنسی حقائق تھے۔ وہ یہ دیکھ سکتا تھا کہ مختلف صحائف میں بیان کردہ تفاصیل میں کیا حقیقت تھی اور کیا محض افسانہ تھا؟ اس عمل کے ساتھ یہ حقیقت بھی سامنے آنے لگی کہ ہر مذہب میں انسانی ذہن کی اس قسم کی ترقی کے بارے میں کیا ہدایات موجود ہیں۔ کیا یہ مذہب اس زاویہ سے انسانی سوچ پر قدغن لگاتا ہے یا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

ہندومت

سب سے پہلے ہم ہندومت کی مقدس کتب سے ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ ہندو مذہب کی سب سے اہم بنیاد چار وید ہیں اور ان میں سے رگوید قدیم ترین وید سمجھا جاتا ہے۔ اس میں تخلیق کائنات کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

Who verily knows and who can here declare it, whence it was born and whence comes this creation?

The gods are later than this world's production. Who knows then whence it first came into being?

He, the first origin of this creation, whether he formed it all or did not form it,

Whose eye controls this world in highest heaven, he verily knows it, or perhaps he knows not.

HYMN CXXIX

ترجمہ: کون اس کو جانتا ہے؟ کون اس کو بیان کرسکتا ہے؟ یہ کب پیدا ہوا تھا اور کب اس کی تخلیق ہوئی تھی؟ خدا اس دنیا کی پیدائش کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ کون جانتا ہے کہ پہلی مرتبہ کب یہ وجود میں آیا؟ وہ جو کہ اس تخلیق کا پہلا آغاز ہے، کیا اس نے یہ سب کچھ پیدا کیا؟ یا اس نے نہیں پیدا کیا۔ جس کی آنکھ بلند ترین آسمان سے اس دنیا کو چلاتی ہے، وہ اس بات کو جانتا ہے۔ یا شاید وہ نہیں جانتا۔

رگوید کے اس بیان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بھی نہیں معلوم ہوسکتا کہ اس کائنات کو کس نے بنایا تھا؟ کب بنایا تھا؟ یہ بھی پردہ راز میں ہے کہ خود خدا کو بھی کچھ علم ہے کہ نہیں کہ یہ کائنات کب اور کیسے وجود میں آئی؟ جب کسی دیوتا یا خدا کو بھی یہ معلوم نہیں تو پھر رگوید کے مطابق یقینی طور پر انسانوں پر اس علم کے دروازے بند ہیں۔

عیسائیت

اب ہم عیسائیت کی مثال لیتے ہیں۔ کائنات کا آغاز کس طرح ہوا۔ یہ سمجھنا تو بعد کی بات ہے۔ پہلے انسان نے یہ سمجھنا تھا کہ اس کائنات کی ساخت کس قسم کی ہے اور پھر اس علم نے انسان کے ذہن کو کائنات کے آغاز کے متعلق تحقیق کی طرف لے کر جانا تھا۔ پہلے ماہرین فلکیات یہی سمجھتے تھے کہ زمین اس کائنات کا مرکز ہے اور سورج زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ جب سولھویں صدی میں سائنسدانوں نے ایک نئی نظر کے ساتھ افلاک کا جائزہ لینا شروع کیا تو سب سے پہلے کوپرنیکس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ زمین سورج کے گرد چکر لگاتی ہے۔

اور اس نے 1514ء تک اپنے دلائل ترتیب دے دیئے اور ان نظریات کی شہرت یورپ میں ہو بھی گئی تھی لیکن 1543ء اپنی موت کے آخری سال تک وہ باقاعدہ طور پر ان نظریات کی اشاعت نہ کر سکا۔ اور اپنی زندگی کے آخری دن اس کی کتاب شائع ہو کر اس تک پہنچی۔

شاید یہ اس کی موت کی وجہ سے تھا یا اس وجہ سے کہ کئی دہائیوں تک صرف چند ماہرین فلکیات اس بات کے قائل ہو سکے کہ زمین سورج کے گرد چکر لگاتی ہے، اس وقت چرچ کی طرف سے اس نظریہ کے خلاف کوئی شدید ردعمل نہیں دکھایا۔ تاہم بہت سے مصنفین نے کوپرنیکس کے نظریات کی بیخ کنی کا بیڑہ اُٹھایا اور ان کے اعتراضات میں ایک بنیادی اعتراض یہ بھی تھا کہ کوپرنیکس کے نظریات کو قبول کرنے کی صورت میں بائبل میں درج بہت سی باتوں کو بھی غلط تسلیم کرنا پڑے گا۔ ان میں سے ایک نمایاں نام BARTONELLA SPINA کا تھا۔ یہ صاحب کیتھولک چرچ کے کتب کو سنسر کرنے کے شعبہ کے انچارج تھے۔ لیکن 1546ء میں ان کی موت کی وجہ سے یہ بیڑہ ان کے دوست Giovanni Maria Tolosani جو ان کی طرح کیتھولک چرچ سے وابستہ تھے، کو اُٹھانا پڑا۔ انہوں نے بائبل کی صداقت پر ایک کتاب لکھی اور اس کے آخری حصہ میں کوپرنیکس کے نظریات کا رد کیا۔

کئی دہائیوں تک چرچ نے ان نظریات کے خلاف شدید ردعمل کیوں نہیں دکھایا، اس کی وجہ یہ تھی کہ ابھی کوپرنیکس کے نظریات کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا تھا۔ ابھی دوربین کی ایجاد نہیں ہوئی تھی۔ جب گلیلیو نے 1609ء میں اپنی دوربین بنائی تو اس نے اس آلے کی مدد سے آسمان کا جائزہ لینا شروع کیا اور اس نے اس آلے کو اس قابل بنا دیا کہ وہ منظر کو تیس گنا زیادہ بڑا کر کے دکھا سکے۔ اس آلہ کی مدد سے کائنات کے نئے رازوں سے پردہ اُٹھنا شروع ہوا۔ یہ معلوم ہوا کہ چاند پر پہاڑ موجود ہیں۔ Venus سورج کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ سورج پر دھبے Sun Spots نمودار ہوتے ہیں۔ افلاک پر نظر آنے والی کہکشاں اصل میں ستاروں کا مجموعہ ہے۔ یہ دریافتیں قدامت پسند ماہرین فلکیات کو جھنجھلاہٹ میں مبتلا کرنے کے لئے کافی تھیں۔ لیکن ابھی چرچ کی سطح پر ان کے خلاف بہت شدید ردعمل سامنے نہیں آیا تھا۔ البتہ بعض پادریوں نے چرچ میں یہ وعظ ضرور کیا کہ گلیلیو کے نظریات بائبل کے پیش کردہ نظریات کے مخالف ہیں۔

1614ء میں ایک شخص Niccolo Lorini نے گلیلیو کے ایک خط کی نقل حاصل کر کے کیتھولک چرچ کی طرف بھجوائی کہ گلیلیو سخت قابل اعتراض نظریات کا پرچار کر رہا ہے کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ چنانچہ چرچ نے اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے گلیلیو کو روم طلب کیا۔ چنانچہ چرچ کے ایک اہم ماہر کارڈنل بلارمین نے فریقین کو طلب کر کے معاملہ کا جائزہ لیا اور فریقین کو سمجھایا کہ اگر زمین سورج کے گرد چکر لگا رہی ہے تو یہ نہ صرف عقل اور مشاہدہ کے خلاف ہے بلکہ مقدس بائبل کے بھی خلاف ہے اور اس کو تسلیم کرنے سے تو عیسائیت کے اعتقاد کو بڑا دھچکا پہنچے گا۔ اس لئے اگر اس مفروضہ کا جائزہ لینا بھی ہے کہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے تو اس کے صرف ایک مفروضہ کے طور پر پیش کرنا چاہئے نہ کہ ایک مشاہدہ یا حقیقت کے طور پر۔ فروری 1616ء میں چرچ کے کچھ مرکزی راہنما سر جوڑ کر بیٹھے کہ یہ فیصلہ کریں کہ سورج زمین کے گرد گھوم رہا ہے یا زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ بڑی سوچ بچار کے بعد یہ متفقہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ نہایت ہی خلاف عقل خیال ہے کہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے، یقیناً سورج زمین کے گرد گھوم رہا ہے اور مزید برآں یہ خیال کہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے بائبل کے فرمودات کے بالکل خلاف ہے۔ یہ فیصلہ کرنے والے عمائدین qualifiers کہلاتے تھے۔ اس وقت کے پوپ پال پنجم نے کارڈنل بلارمین کو ہدایت دی کہ وہ گلیلیو کو آگاہ کر دیں کہ متفقہ فیصلہ یہی ہے کہ سورج زمین کے گرد گھوم رہا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے سابقہ خیالات کا اظہار ترک کر دے۔ گلیلیو نے یہ ہدایت قبول کر لی۔ اس کے ساتھ ہی چرچ نے کوپرنیکس کے نظریات کا پرچار کرنے والی بہت سی کتب کو ممنوعہ کتب کی فہرست میں شامل کر دیا۔ اس فہرست کا نام Index Librorum Prohibitorum تھا۔

اس کے بعد 1623ء میں پوپ اربن ہشتم پوپ کے منصب پر فائز ہوئے۔ وہ گلیلیو کے مداح تھے اور خاص طور پر جب گلیلیو انہیں مبارک باد دینے کے لئے گیا تو انہوں نے اس کی حوصلہ افزائی کی، جس سے گلیلیو کی امیدیں بڑھ گئیں۔ بعض کا خیال ہے کہ پوپ نے خود گلیلیو کو اجازت دی تھی کہ وہ ایک کتاب میں یہ نظریات درج کر سکتا ہے لیکن وہ یہ حتمی نتیجہ نہ نکالے کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے بلکہ دونوں طرف کے دلائل درج کر دے اور پوپ نے یہ بھی کہا کہ ان کے نظریات بھی اس موازنہ کی کتاب میں درج کر دیئے جائیں۔ 1632ء میں یہ کتاب شائع ہوگئی۔ اس میں تین کردار دکھائے گئے ہیں۔ ایک اس زمانہ کا جدید ماہر فلکیات تھا۔ ایک غیر جانبدار ماہر اور ایک فلسفی قسم کا شخص جس کا نام Simplicio تھا یعنی سادہ لوح۔ یہ Simplicio ارسطو کے اس نظریہ کا قائل تھا کہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کی کج بحثی سے کام لے رہا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گلیلیو نے پوپ کے بیان کردہ دلائل اس سادہ لوح فلاسفر کے منہ سے بیان کروائے۔ یہ کتاب 1632ء میں شائع ہوئی اور فوری طور پر

شہرت حاصل کر گئی۔ قدامت پرست کلیسا کے عمائدین فوراً طیش میں آ گئے۔ اگرچہ اس کتاب میں صرف مختلف دلائل بیان کئے گئے تھے لیکن نتیجہ واضح طور پر اسی نظریہ کے حق میں نکلتا تھا کہ زمین ہی سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ فوراً پوپ سے التجا کی گئی کہ گلیلیو کے خلاف فوری طور پر قدم اُٹھایا جائے۔ پوپ کو بھی اس بات کا غصہ تھا کہ اس کے بیان کردہ دلائل ایک سادہ لوح فلاسفر کے منہ سے ادا کرائے گئے ہیں۔ یہ اس وقت کسی کے ذہن رسا میں نہیں آیا کہ ایک کمزور مفروضے کے حق میں گلیلیو جاندار دلائل کہاں سے لے آتا؟ بہرحال گلیلیو کی کتاب کا معاملہ ایک کمیشن کے سپرد کیا گیا جو کہ کلیسا کے تین عمائدین پر مشتمل تھا۔ ان تینوں نے یہی رائے دی کہ یہ کتاب کوپرنیکس کے نظریات کی تائید کرتی ہے۔

یکم اکتوبر 1632ء کو کلیسا کا Inquisitor فلورنس میں گلیلیو کے گھر آیا اور اس کو براہ راست فرد جرم کے بارے میں مطلع کر دیا۔ یہ فرد جرم گلیلیو کو حواس باختہ کرنے کے لئے کافی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ اس وقت پر لعنت بھیجتا ہے جو اس نے کوپرنیکس کے نظریات پر تحقیق کرنے میں صرف کیا اور درخواست کی کہ اس پر کلیسائی عدالت (Inquisition) کا مقدمہ روم کی بجائے اس کے وطن فلورنس میں چلایا جائے لیکن اس کی یہ درخواست منظور نہیں کی گئی۔ پوپ کا اصرار تھا کہ گلیلیو خود روم حاضر ہو۔ بوڑھے شخص کے لئے سردیوں میں یہ سفر بہت طویل ثابت ہوا۔ 13 فروری 1633ء کو گلیلیو روم پہنچا۔ اب وہ کلیسا کے رحم و کرم پر تھا۔ 8/اپریل 1633ء کو اسے مطلع کیا گیا کہ وہ دس کارڈنلز کی عدالت میں پیش ہوگا۔ یہ واضح نظر آ رہا تھا کہ اسے مجرم قرار دینے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان دس اراکین میں سے Cardinal Francesco Barberini نسبتاً نرم سزا کے حق میں تھا۔ اس نے گلیلیو سے مل کر اسے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کر لے تاکہ اسے نرم سزا دی جا سکے۔ اس کے باوجود بہت سے کارڈنل جو منصف بن کر بیٹھے ہوئے تھے اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ گلیلیو کو جیل میں قید کیا جائے۔ گلیلیو نے اس عدالت میں پیش ہو کر اقرار کیا کہ وہ اب اپنے سابقہ خیالات کو ترک کر چکا ہے۔ اور اب اس کا یہی نظریہ ہے کہ زمین ساکن ہے اور سورج زمین کے گرد گھوم رہا ہے۔ 22 جون کو گلیلیو سفید قمیص پہن کر کلیسا کی اس عدالت میں پیش ہوا۔ سفید قمیص تائب ہونے کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ پھر اسے سزا سنائی گئی۔ اسے اس بات کا مجرم قرار دیا گیا کہ اس نے بائبل کے خلاف اس نظریہ کا دفاع اور پرچار کیا ہے کہ زمین ساکن نہیں ہے اور سورج زمین کے گرد چکر نہیں لگاتا۔ اسے قید کی سزا سنائی گئی۔ اور اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اپنے سابقہ نظریات سے بیزار ہونے کا اعلان کرے۔ اس کی کتاب پر پابندی لگا دی گئی۔ جلد ہی گلیلیو کی قید کو نظر بندی سے تبدیل کر دیا گیا اور اسے اپنے فارم پر نظر بند رہنے کی اجازت دے دی گئی۔ جہاں اس نے زندگی کے تقریباً آخری دس سال گزارے۔ اس نے Mechanics پر ایک کتاب لکھی جو کہ 1638ء میں ہالینڈ میں شائع ہوئی۔ زندگی کے آخری سالوں میں اس کی بینائی جاتی رہی تھی۔

عموماً لوگوں میں یہ غلط خیال پایا جاتا ہے کہ گلیلیو کو کلیسا کی طرف سے سخت سزا دی گئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت کلیسا کی روایت کے لحاظ سے اسے بہت نرم سزا دی گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان حالات میں بھی کلیسا کے عمائدین میں اس کے کچھ ہمدرد موجود تھے۔ ورنہ اس وقت کلیسا کے نظریات کے خلاف نظریہ رکھنے کی سزا اس سے بہت سخت دی جاتی تھی۔ مثلاً 1600ء میں ایک اطالوی راہب، ریاضی دان اور محقق Giordano Bruno کو کلیسا کے نظریات کے خلاف نظریات رکھنے پر اور خاص طور پر اس خیال کی بنا پر کہ زمین کے علاوہ بھی کائنات میں اور کئی مقامات ہیں جہاں پر ہماری طرح کی ذی شعور مخلوق آباد ہے، آگ میں جلا دیا گیا تھا۔ کلیسا نے اسے ملحد قرار دیا اور روم کی ریاست نے اسے آگ میں زندہ جلا کر نام نہاد انصاف کے تقاضے پورے کئے۔

بائبل کے حوالے

اس مرحلہ پر یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ بائبل کے وہ کون سے حوالے تھے جن کی بناء پر کلیسا کے عمائدین اس بات پر متفق تھے کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ اور انہیں اس بات کا یقین تھا کہ اگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ زمین سورج کے گرد چکر لگا رہی ہے تو ان کے مقدس صحائف غلط ثابت ہو جائیں گے۔ تو واضح ہو کہ یہ کوئی ایک حوالہ نہیں تھا بلکہ بہت سے حوالے تھے جن کی بناء پر وہ کوپرنیکس اور گلیلیو کے نظریات پر منصفانہ غور کرنے کے لئے تیار ہی نہیں تھے۔ مثلاً بائبل کی کتاب یشوع کے باب 10 میں لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے جانشین حضرت یوشع بن نون اموریوں کے خلاف جنگ کر رہے تھے تو خود بائبل کے بیان کے مطابق بنی اسرائیل نے خوب خون ریزی کی لیکن بائبل کے مطابق ان سے انتقام لینے میں ابھی کچھ کسر باقی تھی مگر دن ڈھلا جا رہا تھا چنانچہ بائبل کے مطابق، حضرت یوشع بن نون نے یہ دعا کی

اے سورج تو جبعون پر اور اے چاند تو وادی ایالون پر ٹھہرا رہ اور سورج ٹھہر گیا اور چاند تھما رہا۔

جب تک قوم نے اپنے دشمنوں سے اپنا انتقام نہ لے لیا۔

کیا یہ آشر کی کتاب میں نہیں لکھا ہے؟ اور سورج آسمان کے بیچوں بیچ ٹھہرا رہا اور تقریباً سارے دن ڈوبنے میں جلدی نہیں کی۔

(یشوع باب 10)

اس زمانے میں کلیسا کے تقریباً تمام علماء یہ حوالہ پیش کر کے پوچھتے تھے کہ اگر زمین سورج کے گرد چکر لگا رہی ہے اور دن رات اس لئے ہوتے ہیں کہ زمین اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے تو پھر اس بات کا تو کوئی مطلب نہ ہوا کہ اس معجزہ میں سورج کی حرکت روکنے کی وجہ سے دن نہیں ڈھلا تھا اور لمبا ہو گیا تھا۔ اس طرح تو بائبل میں بیان کردہ یہ عظیم معجزہ غلط ہو جائے گا اور ان کے دلائل اسی ایک حوالہ تک محدود نہیں تھے۔ بلکہ وہ زبور کے بہت سے حوالے اپنے نظریات کی تائید میں پیش کرتے تھے۔ مثلاً زبور میں لکھا ہے۔

خداوند قدرت سے ملبس ہے۔ وہ اس سے کمربستہ ہے۔

اس لئے جہاں قائم ہے اور اسے جنبش نہیں

(زبور 93)

پھر زبور میں لکھا ہے:

اے سب اہل زمین! اس کے حضور کانپتے رہو۔

قوموں میں اعلان کرو کہ خداوند سلطنت کرتا ہے۔ جہاں قائم ہے اور اسے جنبش نہیں۔

(زبور: 96)

پھر ایک اور جگہ پر تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ زبور میں لکھا ہے۔

تو نے زمین کو اس کی بنیادوں پر قائم کیا۔

تاکہ وہ کبھی جنبش نہ کھائے۔ (زبور 104)

پادریوں کا کہنا تھا کہ آخر جہاں پر لکھا ہے کہ جہاں کو جنبش نہیں وہاں جہاں سے مراد اگر زمین نہیں تو کیا ہے؟ اور آخری حوالے میں تو بڑی صراحت سے لکھا ہوا ہے کہ زمین کو ہرگز کسی قسم کی جنبش نہیں ہو سکتی۔ تو ہم کس طرح مان لیں کہ زمین مسلسل سورج کے گرد چکر لگا رہی ہے۔

بہرحال یہ دور تو گزر گیا اب کوئی یہ کج بحثی نہیں کر سکتا کہ زمین ساکن کھڑی ہے اور سورج زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ لیکن پھر بھی علم فلکیات کے بارے میں کلیسا کا رویہ کچھ ایسا ہی رہا جیسا کہ اس سائنس کی کچھ تحقیقات سے عیسائیت اور بائبل پر ایمان کو خدشہ لاحق ہو سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اس دور کے مشہور سائنسدان Stephen Hawking اپنی معروف کتاب A Brief History of Time میں لکھتے ہیں کہ کائنات کے آغاز کے بارے میں تحقیق کرنے کے بارے میں میری دلچسپی اس وقت دوبارہ تازہ ہوگئی جب کیتھولک چرچ کی طرف سے ان کے مرکز ویٹیکن (Vatican) میں فلکیات کے بارے میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ یہ ماہرین فلکیات اس سائنس کے بارے میں چرچ کی راہنمائی کریں۔ کانفرنس کے آخر پر شریک ہونے والے سائنسدانوں کی پوپ سے ملاقات کرائی گئی۔ سٹیفن ہاکنگ کہتے ہیں کہ اس موقع پر پوپ نے سائنسدانوں کو نصیحت کی کہ

It was alright to study the evolution of the Universe after the big bang, but we should not enquire into the big bang itself, because it was the moment of creation and therefore the work of God.

ترجمہ: یہ تو ٹھیک ہے کہ بگ بینگ (وہ عظیم دھماکہ جس سے کائنات کا آغاز ہوا تھا) کے بعد کائنات کی نشوونما پر تحقیق کی جائے لیکن بگ بینگ کے بارے میں تفتیش نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ تخلیق کا لمحہ تھا اور اس طرح خدا کا فعل تھا۔

(صفحہ 122)

بعد میں اس بات پر اب تک بحث ہو رہی ہے کہ اس وقت پوپ جان پال دوئم نے جو کہا تھا اس کا کیا مطلب تھا۔ اور اس کے بارے میں مختلف قسم کی آراء سامنے آ رہی ہیں۔ یہ ایک علیحدہ بحث ہے۔ لیکن اس کانفرنس کے موقع پر پوپ جان پال دوئم نے اپنے خطاب میں یہ ضرور کہا تھا۔

The Bible itself speaks to us of the origin of the universe and its make-up, not in order to provide us with a scientific treatise, but in order to state the correct relationships of man with God and with the universe.

بائبل بھی ہمیں کائنات کے آغاز کے بارے میں اور اس کی ساخت کے بارے میں بتاتی ہے۔ اس لئے نہیں کہ ہمیں سائنسی تفصیلات کے بارے میں بتائے بلکہ اس لئے تاکہ انسان اور خدا کے درمیان صحیح تعلق بیان کرے۔

شاید یہ بات ان اعتراضات کی پیش بندی کے لئے کہی گئی ہو کہ کائنات کے بارے میں بائبل میں بیان کردہ تفاصیل سائنسی طور پر درست نہیں ہیں۔

ایک نظریہ تو وید نے پیش کیا کہ تخلیق کائنات ایک ایسا سربستہ راز ہے کہ ان کے خداؤں کو بھی خبر نہیں کہ یہ کب اور کس طرح ہوا۔ اس کے بعد وید کے نزدیک انسانوں کے لئے تو اس معمہ پر غور و فکر کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی اور ایک ردعمل عیسائیت نے دکھایا کہ جب سائنسی تحقیق نے کائنات کی ساخت کے بارے میں ابتدائی غور و فکر ہی شروع کیا تو عیسائیت کا ردعمل اتنا شدید تھا کہ جب تک کلیسا کو حکومتی دبدبہ حاصل تھا کسی

سائنسدان کو آگ پر زندہ جلا دیا اور کسی کو ذلیل ورسوا کر کے سائنسی دریافتوں پر لعنت بھیجنے پر مجبور کر کے باقی عمر نظر بند رکھا اور جب حکومتی اقتدار رخصت ہو گیا تو سائنسدانوں کو یہ نصیحت ضرور کی کہ سائنسدانوں کو کم از کم تخلیق کائنات کے اولین مرحلہ پر تحقیق نہیں کرنی چاہئے۔

قرآنی بیانات

اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ قرآن مجید اس علم کے بارے میں تحقیق اور غور وفکر کے متعلق کیا ہدایت دیتا ہے۔ قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ وہ صاحب عقل جو کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں ان کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ وہ کائنات کی تخلیق پر غور وفکر کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ادلنے بدلنے میں صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں۔ (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (ال عمران۔192-191)

تو یہ واضح ہے کہ نہ صرف قرآن کریم کائنات کی پیدائش کے بارے میں تحقیق پر یا غور وفکر پر کوئی قدغن نہیں لگاتا بلکہ حسب توفیق ہر ذکر کرنے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ تخلیق کائنات پر غور وفکر کرتا رہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک رات جب کہ وہ ابھی بچے تھے وہ اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے ہاں سوئے اور جب آنحضرت ﷺ رات کو نماز تہجد کے لئے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھ کر مذکورہ بالا آیت کریمہ پڑھی۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

’’یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں (اس) سامان کے ساتھ چلتی ہیں جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیا اور اس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جاندار پھیلائے اور اسی طرح ہواؤں کے رخ بدل بدل کر چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں عقل کرنے والی قوم کے لئے نشانات ہیں‘‘۔ (البقرۃ۔165)

اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ تخلیق کائنات میں اور اس عالم کے دوسرے مظاہر میں اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھنے کے لئے اور ان سے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی خداداد عقل سے کام لے۔

ویدا اور عیسائیت کے رد عمل کے بالکل برعکس قرآن کریم کے نزدیک انسان اگر صاف دلی کے ساتھ اپنی خداداد عقل سے کام لے اور زمین و آسمان کی پیدائش پر تحقیق کرے تو یہ چیز اسے مذہب سے دور لے جانے والی نہیں بلکہ مذہب کے قریب لے جانے والی ہوتی ہے اور ہر صاحب ایمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق کائنات کی پیدائش پر اور قدرت کے دوسرے مظاہر کے بارے میں غور وفکر کرتا رہے۔

مکرم وجاہت احمد صاحب

میری پیاری دادی جان مکرمہ رضیہ اختر صاحبہ

میری پیاری دادی جان محترمہ رضیہ اختر صاحبہ 1939ء میں سیالکوٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں کوٹ کرم بخش میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی پیدائش بہت دعاؤں سے ہوئی تھی۔ کیونکہ آپ سے پہلے پیدا ہونے والے بچے یعنی آپ کے بہن بھائی فوت ہو جایا کرتے تھے۔ آپ کا نام رضیہ اختر رکھا گیا۔ آپ کو ’جیواں‘ کے نام سے بلایا جاتا تھا۔ آپ تقریباً 6 سال جماعت احمدیہ لجنہ کی صدر رہیں۔ آپ باقاعدگی سے پورے گاؤں کا دورہ کرتیں اور لوگوں کو نماز کے لئے کہتی تھیں۔ جب آپ فوت ہوئیں تو ایک عورت نے کہا کہ جب ہم آپ کو آتے وقت دیکھتے تو چھپ جایا کرتے تھے کہ کہیں آپ ہم سے نماز کے بارے میں نہ پوچھ لیں۔ آپ نے تقریباً 20 سال کی عمر میں اپنے ماموں زاد سے شادی کی آپ نے تقریباً 35 سال گاؤں کے مڈل سکول میں سروس کی مڈل گرلز سکول ہمارے گھر سے چند گز کے فاصلے پر ہے۔ آپ نے اپنی شاگردوں کو خوب محنت سے پڑھایا۔ آپ کے شاگرد آج بھی آپ کی دعاؤں کے ثمر حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کی شخصیت بہت سادہ تھی۔ صاف ستھرا لباس پہنا کرتی تھیں۔ سادہ خوراک کھانا پسند کرتی تھیں۔ گھر کا سارا حساب کتاب آخری دم تک بہت اچھے طریقے سے سنبھالے رکھا۔ نظر کمزور ہونے کے باوجود آپ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور الفضل کا مطالعہ کرتی تھیں۔ آپ پنجگانہ نماز کی عادی تھیں آپ روزانہ تہجد کی نماز ادا کرتی تھیں۔

آپ بہت دیر تک دعاؤں میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ ہم یعنی میں اور میرے بہن بھائی آپ سے اپنے امتحانات کے لئے دعا کروایا کرتے تھے۔ ’’جیون جوگیا‘‘ یعنی تم لمبی عمر پاؤ آپ کا تکیہ کلام تھا۔ آپ ہمیں پڑھنے کے لئے کہتی رہتی تھیں۔ آپ کہا کرتی تھیں کہ نماز پڑھنے کے لئے بیت الذکر میں پانچ دس منٹ پہلے ہی چلے جایا کرو۔ آپ خود بھی نماز سے کئی منٹ پہلے ہی جائے نماز پر بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ آپ سوتے وقت ہمیں دعائیں پڑھنے کے لئے کہا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہیں سوتے وقت اپنے سارے بچوں کے لئے دعا کرتی ہوں اور دعائیں پڑھ کر ان کے گھروں کی طرف پھونکتی ہوں۔ ہم جب سکول سے گھر آتے تو السلام علیکم کہا کرتے تھے جب کسی دن ہمیں السلام علیکم کہنا یاد نہ رہتا تو ہمیں سختی سے کہا کرتی تھی کہ سلام ضرور کہا کرو۔ آپ حضور کا خطبہ بہت شوق سے سنتی تھیں۔ جماعت احمدیہ اور خلافت سے بہت پیار تھا۔ آپ کو خبریں سننے کا بہت شوق تھا۔ آپ کو فضول خرچی سے سخت نفرت تھی میں نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کو کبھی بھی ایک پیسہ فضول خرچ کرتے نہیں دیکھا۔ آپ چھوٹے موٹے گھر کے کام خود کر لیا کرتی تھیں اور ہمیں بھی ہاتھ سے کام کرنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ آپ ہمارے ہر نئے کام میں حوصلہ بڑھایا کرتی تھیں۔ آپ گھر کے ملازموں سے بہت شفقت سے پیش آیا کرتی تھیں اور ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک رکھتی تھیں۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ ساتھ والے گاؤں میں اکثر جایا کرتی تھیں۔ آپ صدر لجنہ کے عہدے کے بعد بھی روزانہ پورے گاؤں کا دورہ کیا کرتی تھیں اگر کوئی مریض ہوتا تو اس کی عیادت کے لئے جایا کرتی تھیں نہ صرف ایک بار بلکہ ہر روز اس کا پتہ لیا کرتی تھیں اگر کوئی نئی چیز آپ کے پاس آیا کرتی کوئی کھانے والی چیز تو ہم سب بہن بھائیوں کو دیا کرتی تھیں۔ بڑی عید والے دن گوشت تمام غریب گھروں میں تقسیم کروایا کرتی تھیں۔ آپ چونکہ اردو کی ٹیچر رہیں اس لئے ہمیں ہمارے اردو کے کام میں بہت مدد کیا کرتی تھیں۔ ہم اردو کے جملے آپ سے لکھوایا کرتے تھے اور ہم وہ جملے سکول لے کر جایا کرتے تھے۔ آپ قادیان جلسے پر بھی گئی تھیں۔ لندن جلسے پر جانے کی بڑی خواہش رکھتی تھیں تاکہ حضور سے ملاقات کر سکیں۔ آپ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں جماعتی پرچے بہت محنت سے حل کیا کرتی تھیں اور بہت اچھے نمبر حاصل کیا کرتی تھیں۔ حضور کی خدمت میں اکثر دعائیہ خطوط لکھتی تھیں اپنے خاوند مکرم چوہدری بشارت احمد سے بہت پیار تھا ہر خوشی اور غم میں آپ نے ان کا ساتھ دیا اپنے بچوں سے بے انتہا محبت تھی جب آپ کے بچے گھر آپ سے ملنے کے لئے آتے تو ان کی دیکھ بھال میں کوئی کسر نہ چھوڑتیں اور جب وہ چلے جاتے تو انہیں بہت دور تک دیکھتی رہتیں۔ آپ کا مزاج بہت نرم تھا اگر کوئی آپ سے کوئی ایسی بات کر دیتا جو ناگوار ہوتی تو آپ اس بات کو زیادہ دیر دل میں نہ رکھتیں اور اس بات کو بھلا کر پھر اس شخص سے بات کرنے لگتیں۔ آپ نے وصیت کی ہوئی تھی اور دوسروں کو بھی کہا کرتی تھیں کہ وصیت کرو آپ ہر مہینے پنشن آنے سے پہلے ہی وصیت کا چندہ ادا کر دیا کرتی تھیں۔ آپ 13 مئی 2010ء کو مغرب کے وقت وضو کر کے بیٹھی ہی تھیں کہ موت نے آپ کو آ پکڑا۔ آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ آپ دعاؤں کا خزانہ تھیں اللہ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ آپ کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔ آمین

بقیہ صفحہ 6

(2) جہاں مرضی چھپائی کریں

سویڈن کی کمپنی، پرنٹ برش نے 2011ء میں ایک حیرت انگیز پرنٹر کیمرا متعارف کرایا جس کی قیمت بھی زیادہ نہیں۔ پرنٹ برش نامی اس پرنٹ میں ایک کیمرا نصب ہے۔ آپ کسی بھی انسان، شے یا جگہ کی تصویر کھینچئے اور پھر اسے کہیں بھی کاغذ، دیوار، کرسی، الماری، کپڑے یا کار پر چھاپ دیجئے۔ تصویر کا سائز 4x6 انچ ہوگا۔ گویا یہ ممکن ہو گیا کہ اب آپ اپنے پیاروں کی تصاویر کہیں بھی ثبت کر سکیں۔ اس عجیب آلے کی قیمت 200 ڈالر ہے۔

(21) مضبوط ترین عمارت

بوسان جنوبی کوریا کا دوسرا بڑا شہر اور دنیا کی پانچویں بڑی بندرگاہ ہے۔ سال میں کئی بار سمندری طوفان اس شہر سے ٹکراتے اور بڑی تیز ہوائیں چلتی ہیں۔ اسی لئے امراء کا شہر ہونے کے باوجود شہر میں بلند و بالا رہائشی عمارتیں بہت کم تھیں۔ تاہم 2007ء میں صورتحال تبدیل ہو گئی۔ اس سال جنوبی کورین انجینئروں نے مخصوص ڈیزائن والی عمارت، زینتھ ٹاورز بنانے کا اعلان کیا۔ اس کے کونے تتلی کے پروں کی طرح بنائے گئے تاکہ تیز ہوائیں ٹاورز کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ یہ عمارت 2011ء میں تکمیل کو پہنچی۔ 988 فٹ بلند اور 70 منزلہ ہے۔ اگر ہوا 100 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھی چلے تو یہ محفوظ رہے گی۔ زینتھ ٹاورز مشرق ایشیا کی سب سے بلند عمارت بھی ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 15 جنوری 2012ء ص5)

ماخوذ

2011ء کی بہترین ایجادات اور دریافتیں

جنہوں نے روزمرہ کام انجام دینے آسان بنا دیئے

(قسط دوم آخر)

(13) سافٹ ویئر انقلاب

دنیائے انٹرنیٹ کی بدولت ممالک کی سرحدیں بتدریج غیر اہم بن رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کمپنیوں کا کاروبار پھل پھول رہا ہے جو دنیائے انٹرنیٹ سے وابستہ ہوں۔ مثلاً فی الوقت دنیا میں سب سے بڑی کتابوں کی دکان ایمزن۔ سب سے زیادہ ترقی کرتی ٹیلی کام کمپنی، سکائی پی بھی اسی دنیا کی باسی ہے۔ 2011ء میں جن مشہور کمپنیوں نے اپنے حصص برائے فروخت پیش کئے، ان میں سے بیشتر دنیائے انٹرنیٹ یا سافٹ ویئر صنعت سے وابستہ تھیں۔ مثلاً گروپن، پینڈورا، فیس بک وغیرہ۔ غرض دنیائے انٹرنیٹ اور سافٹ ویئر بہت تیزی سے انسانی زندگی کا جزو بن رہے ہیں۔

مارک اینڈرسن امریکہ کا ممتاز سرمایہ کار ہے۔ اس نے حال ہی میں واشنگٹن سٹریٹ جرنل میں شائع کردہ اپنے مضمون میں لکھا ''اس وقت پوری دنیا میں یہ ڈرامائی تکنیکی و معاشی انقلاب آرہا ہے کہ انٹرنیٹ و سافٹ ویئر کمپنیاں عالمی معیشت پر قبضہ جما رہی ہیں۔ ان کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ کمپنی شروع کرنے کے لئے زیادہ سرمایہ درکار نہیں ہوتا، جبکہ دنیائے انٹرنیٹ کی مارکیٹ اتنی وسیع ہے کہ وہاں نا تجربے کار بھی جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انٹرنیٹ اور سافٹ ویئر اب ہر شعبے میں دخیل ہو رہے ہیں۔ چاہے وہ میڈیا ہو یا ریٹیل کاروبار، تعلیم ہو یا شعبہ صحت اور یہ فہرست بڑھتی رہی ہے، بہت تیزی سے!

(14) مائع کھاد کی آمد

فصلیں، سبزیاں اور پھل اگانے کے لئے پوری دنیا میں کھاد کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ کھاد سے پیداوار تو بڑھ جاتی ہے، مگر یہ مٹی کی قدرتی زرخیزی کو نقصان پہنچاتی اور خوراک میں غذائیت کم کرتی ہے۔ پھر کھاد کا بیشتر حصہ نہروں اور سمندروں میں پہنچ کر کائی کی نشوونما کرتا ہے۔ یہ کائی سمندری حیوانات کے لئے نقصان دہ ہے۔

کھاد کے یہی نقصانات مدنظر رکھ کر ایک امریکی کمپنی بائیو سوائل این ہانسرز (Bio Soil Enhancers) نے ایسی مائع کھاد ایجاد کی ہے جو نہ صرف مٹی میں جذب ہو جاتی بلکہ زمین کو بھی نقصان نہیں پہنچاتی۔ اس مائع کھاد میں ایسے تیس مختلف جراثیم شامل ہیں جو عام کھاد جیسا اثر پیدا کر کے پیداوار بڑھاتے ہیں، لیکن وہ مٹی کی قدرتی زرخیزی کم نہیں کرتے۔ کمپنی نے اس مائع کھاد کو ''سوما گرو'' (Suma Grow) کا نام دیا۔ یہ ابھی کچھ مہنگی ہے یعنی 40 ڈالر (3600 روپے) فی گیلن، لیکن کمپنی کو یقین ہے کہ سوما گرو کی وسیع پیمانے پر فروخت قیمت نصف کر دے گی۔

(15) بڑے کمال کی لفٹ

کراچی اور لاہور میں بلند و بالا عمارتیں اور فلیٹ واقع ہیں۔ ان عمارتوں اور فلیٹوں کے ساتھ ایک بڑا مسئلہ یہ وابستہ ہے کہ اوپر کوئی بھاری بھرکم شے چڑھانا مصیبت بن جاتا ہے۔ کبھی کئی لوگ بلانے پڑتے ہیں، کبھی رسیوں کا بندوبست ہوتا ہے۔ اب ایک امریکی کمپنی، جے ایل جی انڈسٹریز نے ایسی لفٹ، 1500 ایس جے الٹرا بوم تیار کی ہے جو ایک ہزار پاؤنڈ تک کی وزنی شے پندرہویں منزل تک بآسانی پہنچا دیتی ہے۔

اس لفٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک کار سے بھی چھوٹی ہے اور اس کی سیڑھی سکڑنے پر صرف 8 فٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن جب اسے اونچا کیا جائے تو وہ 80 فٹ تک جا پہنچتی ہے۔ گویا تنگ گلیوں اور راستوں میں بھی اس سے فائدہ اٹھانا ممکن ہے۔ نیز یہ بھاری الماریاں، بیڈ اور فرنیچر آسانی سے پندرہویں منزل تک پہنچا دے گی۔

(16) دیہی ڈاکٹروں کی کٹ

ڈاکٹر جوز گومز مشہور امریکی یونیورسٹی، میسا چوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے وابستہ ہے۔ وہاں وہ ایسے خصوصی شعبے کا سربراہ ہے جس سے متعلق سائنسدان ایسی چھوٹی طبی ایجادات وجود میں لاتے ہیں جو روزمرہ سرگرمیوں میں ڈاکٹروں کا کام آسان کر دیں۔ 2011ء میں ان کی طرف سے ایک ایسی ہی حیرت انگیز ایجاد، میڈیکل میگ گویئر (Macgyers) کٹ سامنے آئی۔

یہ کٹ ایسے کئی درجن طبی آلات کا مجموعہ ہے جنہیں جوڑ کر سینکڑوں نئے آلات بن سکتے ہیں۔ مثلاً کٹ میں شمسی سیل سے چلنے والا الیکٹرانگ پین موجود ہے اور ایسا نبولائزر بھی جو سائیکل میں ہوا بھرنے کے پمپ میں لگ جاتا ہے۔ یہ کٹ دراصل ان ڈاکٹروں کے لئے بنی ہے جو دیہات اور قصبوں میں کام کرتے ہیں۔ چونکہ وہاں عموماً بجلی اور دیگر بنیادی ضرورتیں عنقا ہوتی ہیں، لہٰذا وہاں یہ میڈیکل کٹ انہیں دوران علاج بہت سہارا دے گی۔ اس انتہائی مفید طبی کٹ کی قیمت صرف 4500 روپے ہے۔

(17) برازیل میں بے مثال انسانی کارنامہ

پاکستان کی طرح برازیل کو بھی بجلی کی کمی کا سامنا ہے۔ خصوصاً وہاں کا مرکزی شہر راوڈی جنیرو اکثر اندھیروں میں ڈوبا رہتا ہے۔ 2007ء میں برازیلی حکومت کو احساس ہوا کہ شہر میں 2014ء میں فٹبال عالمی کپ اور 2016ء میں اولمپکس ہونے والے ہیں لہٰذا ایسی عالمی تقریبات کے دوران شہر میں بجلی گئی تو یہ بڑے شرم کی بات ہوگی۔ چنانچہ اسی سال روڈی جنیرو کو پوری بجلی فراہم کرنے کی خاطر ایک ڈیم، سمپلیسیو ہائیڈرو الیکٹرک کمپلیکس (Simplicio Hydroelectric Complex) کا آغاز کر دیا گیا۔ یہ منصوبہ انسانی قدرت، ذہانت اور محنت کا لازوال مظاہرہ ہے۔

یہ ڈیم دریائے پارہیا پر تعمیر ہونا تھا۔ معلوم ہوا کہ مجوزہ جگہ ڈیم بنا تو قریب واقع سوا لاکھ آبادی کا شہر، سالوپیا ڈوب جائے گا۔ چونکہ اور کوئی موزوں جگہ نہیں تھی لہٰذا فیصلہ ہوا کہ ڈیم شہر سے سولہ میل دور تعمیر کیا جائے اور یہ کہ سرنگوں اور سپل ویز کے ذریعے دریا کا پانی ڈیم تک پہنچایا جائے۔ یوں سولہ میل کے رقبے میں ڈیم کی تعمیر کا آغاز ہوا اور یہ دنیا کا سب سے بڑا تعمیراتی علاقہ بن گیا۔

ڈیم تک پانی پہنچانے کے لئے سات پہاڑوں کے اردگرد چکر کھاتی سات سرنگیں کھودی گئیں جو 180 فٹ چوڑی ہیں۔ یہ دنیا کی سب سے چوڑی سرنگیں ہیں۔ سات سرنگوں اور چھ سپل ویز کے ذریعے سالانہ 750 ارب گیلن پانی ڈیم تک پہنچے گا۔ ڈیم میں نصب ٹربائن سالانہ 337 میگاواٹ بجلی پیدا کریں گی۔ دیکھئے کچھ کر دکھانے کا جذبہ ہو تو انسان ناممکنات کو بھی ممکن میں بدل دیتا ہے۔

واضح رہے، پاکستان کے مانند برازیل کو بھی قدرت نے کئی دریاؤں کی نعمت عطا کی ہے مگر وہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ برازیلیوں نے دریاؤں پر 663 ڈیم تعمیر کئے ہیں جو سالانہ 87 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرتے ہیں۔ یہ برازیل میں جنم لینے والی بجلی کا کل 77 فیصد ہے۔ دوسری طرف ہمارے ہاں صرف پانچ بڑے ڈیم ہیں جو کل 6355 میگاواٹ بجلی بناتے ہیں۔ جبکہ ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستانی دریاؤں پر نئے ڈیم بنا کر کم از کم 40 ہزار میگاواٹ مزید بجلی مل سکتی ہے۔

(18) قدیم ترین کہکشاں

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تقریباً 13 ارب 70 کروڑ سال پہلے بگ بینگ کے ذریعے کائنات کی تشکیل کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے گیسوں اور گرد و غبار کے مجموعے سے ستارے بنے، پھر کہکشائیں وجود میں آئیں۔ اس نظریے کو تقویت جنوری 2011ء میں ملی جب ہبل خلائی دوربین نے اب تک دیکھی جانے والی قدیم ترین کہکشاں ڈھونڈ نکالی۔ یہ 13 ارب 20 کروڑ سال پرانی ہے۔ (یعنی زمین سے تیرہ ارب بیس کروڑ میل دور ہے) گویا صرف 50 کروڑ سال پہلے ہی کائنات کی پیدائش ہوئی تھی۔

اس وقت کہکشائیں چھوٹی تھیں، اسی لئے یہ قدیم ترین کہکشاں بھی بہت چھوٹی ہے۔ لیکن جوں جوں وقت بیتا، کہکشائیں نہ صرف زیادہ ہوئیں بلکہ ان کا حجم بھی بڑھ گیا۔ مثلاً ہماری دودھیا کہکشاں (ملکی وے) کا حجم 90 ہزار نوری سال ہے جبکہ اس میں 200 سے 400 ارب کے مابین ستارے موجود ہیں۔ سائنسدانوں میں اس امر پر بہت جوش ولولہ پایا جاتا ہے کہ اب انسان قدیم ترین کہکشاؤں کو دیکھنے کے قابل ہونے لگا۔ دراصل کائنات کی تشکیل کا عمل انتہائی پیچیدہ ہے مگر اسے جان کر انسان کئی کائناتی رازوں سے پردہ اٹھا سکتا ہے۔

2015ء میں امریکہ اور یورپی ممالک مل کر نئی خلائی دوربین جیمز ویب ٹیلی سکوپ خلا میں بھیجیں گے۔ یہ ہبل سے زیادہ طاقتور ہوگی۔ ماہرین کو یقین ہے کہ جیمز کی مدد سے وہ ایسے مناظر دیکھ سکیں گے جب ستاروں کی پیدائش اور نشوونما ابتدائی مراحل میں ہوگی۔ عین ممکن ہے، مستقبل میں ایسی انتہائی طاقتور خلائی دوربینیں ایجاد ہو جائیں جو نہ صرف بگ بینگ ہوتا دیکھیں بلکہ یہ بھی دیکھ سکیں کہ اس سے پہلے کیا حالت تھی؟ کیا وقت موجود تھا یا نہیں؟ یا تب کوئی اور ہی نرالی دنیا واقع تھی؟ یہ حقیقت ہے کہ کائنات میں کئی حیرت انگیز راز بھی انسان کی راہ تک رہے ہیں۔

(19) لیزر سے پیمائش کیجئے

پلاٹ کی پیمائش یا گھر تعمیر کرتے ہوئے کئی بار سکیل کی ضرورت پڑتی ہے۔ نیز بالکل درست پیمائش کرتے ہوئے خاصا وقت ضائع ہوتا ہے۔ اب یہ مسئلہ جرمن کمپنی بوش کے تیار کردہ جی ایل ایم لیزر ڈسٹینس میزر (Laser Distance Meaurer) نے حل کر دیا۔ اس پیمائشی آلے میں ایک لیزر چھوڑنے والا آلہ اور ایک طاقتور سنسر لگا ہے۔ جب لیزر چھوڑی جائے تو سنسر اس کی موٹائی اور دیگر ریاضیاتی حساب کتاب کر کے تعین کرتا ہے کہ لیزر کی لمبائی کتنی ہے۔ پیمائشی آلے کی لیزر 265 فٹ تک ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعے 265 فٹ تک انتہائی درست پیمائش کرنا آسان ہو گیا۔ اس کی تعارفی قیمت دو سو ڈالر ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب سابق صدر حلقہ چکلالہ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے جاذب احمد خالد واقف نو نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ بچے کی والدہ مکرمہ منزہ خالد صاحبہ نے قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ موصوف مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب مرحوم آف گجرات کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

نکاح

مکرم عبدالجبار صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی بیٹی مکرمہ فائزہ کرن صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان مکرم اقبال محمود صاحب ولد مکرم خالد محمود صاحب مرحوم کے ساتھ مورخہ 25 نومبر 2011ء کو بعد نماز مغرب بیت التوحید وحدت کالونی لاہور میں مکرم صباح الظفر عمر صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم اقبال محمود صاحب حضرت حکیم مرہم عیسیٰ کی نسل سے ہے جبکہ مکرمہ فائزہ کرن صاحبہ حضرت شیخ عبدالوہاب صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم فوٹو گرافر کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے نیز یہ جوڑا حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کا حقیقی وارث ٹھہرتے ہوئے خلافت کے وفادار اور جانثار بنے رہنے کی توفیق پائے۔ آمین

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 5 مارچ 2012ء کے صفحہ 11 پر "چودھویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصار اللہ پاکستان" کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں علاقہ لاہور کے امسال حسن کارکردگی کی وجہ سے بہترین کھلاڑی کا نام غلطی سے حبیب احمد صاحب شائع ہوا ہے جبکہ درست نام مکرم ڈاکٹر طارق حبیب ملک صاحب ہے۔ احباب درستی فرما لیں۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر منیر احمد مبشر صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہماری پیاری بیٹی مکرمہ مسفرہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم طارق طلحہ صاحب آف یوکے کو مورخہ 5 جنوری 2012ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فوزان طلحہ عطا کیا ہے۔ جو اللہ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ظفر احمد گھمن صاحب ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم خواجہ عبدالشکور صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ صائمہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ طارق احمد صاحب آف بیلجیئم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 31 جنوری 2012ء کو ایک بیٹی عافیہ طارق صاحبہ کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواجہ ذیشان طارق عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ جو مکرم خواجہ عبدالسمیع صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے نیز صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم مشہود احمد صاحب مربی اطفال گوجر خان ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حسن جمال صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 2 مارچ 2012ء کو بعد نماز جمعہ بیت الحمد گوجر خان میں محترم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے مکرمہ نایاب احسن صاحبہ دختر مکرم محمد احسن صاحب برمنگھم یوکے کے ساتھ دس ہزار پونڈ حق مہر پر کیا۔ مکرم حسن جمال صاحب مکرم حکیم شیخ فضل محمد امین صاحب کپورتھلوی کے پوتے اور مکرم حکیم نوردین صاحب کپورتھلوی کے نواسے ہیں۔ جبکہ مکرمہ نایاب احسن صاحبہ مکرم حکیم شیخ فضل محمد امین کپورتھلوی کی نواسی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت اور جماعت کیلئے نافع بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترم منیر مسعود صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع لاہور لکھتے ہیں۔

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ بیت الاحد لاہور گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے خون لگایا گیا ہے۔

اسی طرح جماعت کے معروف شاعر مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب سابق زعیم اعلیٰ بیت التوحید وحدت کالونی لاہور کی ایک حادثہ میں ٹانگ فریکچر ہوگئی ہے اور پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں احباب کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب سابق صدر حلقہ چکلالہ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے داماد مکرم چوہدری خالد مسعود صاحب گزشتہ اڑھائی سال سے لاپتہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عشرت محمود احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ مورخہ 7 فروری 2012ء کو بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 9 فروری کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب نے دعا کروائی۔ آپ بہت ہی مہمان نواز تھیں۔ خصوصاً مرکزی مہمانوں کی خاطر مدارت کر کے دلی سکون محسوس کرتی تھیں پنجگانہ نماز اور نماز تہجد کی پابند تھیں۔ آپ کو قرآن پاک سے عشق تھا دن میں روزانہ کئی کئی پارے قرآن پاک کی تلاوت کر لیا کرتی تھیں۔ لمبا عرصہ اپنے گاؤں میں صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی گاؤں میں بچوں کو لمبا عرصہ قرآن پاک پڑھانے کی بھی سعادت پائی۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے یعنی خاکسار اور مکرم طارق محمود احمد صاحب آف کینیڈا اور ایک بیٹی رفعت تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعزاز

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ نے وزیر اعلیٰ سپورٹس فیسٹیول 2012ء میں والی بال اور بیڈمنٹن کے مقابلوں میں پہلی پوزیشن حاصل کیں اور پانچ پانچ ہزار روپے انعام حاصل کیا۔ ان ٹیموں میں کھلاڑیوں کے نام یہ ہیں۔

والی بال

وحیدہ اختر، ندرت سحر، شہلا منظور، درثمین ماجد، بشریٰ صدیقہ، سارہ انعم، صالحہ سنبل، امۃ القدوس، طوبیٰ انعم، زنیرہ ایوب، عائشہ خادم، ثروت رباب

بیڈمنٹن

وحیدہ اختر، ندرت سحر، شہلا منظور

اس کے علاوہ اتھلیٹکس میں 100 اور 200 میٹر دوڑ میں شہلا منظور، 400 اور 800 میٹر دوڑ میں طاہرہ کرن، 1500 میٹر دوڑ میں مسرت شوکت، لانگ جمپ میں شہلا منظور اور شاٹ پٹ تھرو اور جیولن تھرو میں وحیدہ اختر نے اول انعام حاصل کیا اور پانچ، پانچ ہزار روپے کے انعام کے حقدار ٹھہریں۔

اس طرح سکول ھذا نے تمام ایونٹس میں اللہ کے فضل سے اول پوزیشن حاصل کر کے -/50,000 روپے نقد انعام وصول کیا۔ یہ سب اللہ کا خاص فضل اور سکول ہذا کی گیمز ٹیچر مسز عابدہ کریم کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت اور پرنسپل صاحبہ کی اعلیٰ ترقیات اور صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خورشید ہیئر آئل
بالوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
نور آملہ
سکری وخشکی کو ختم کرتا ہے بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

سانحہ ارتحال اور شکریہ احباب

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن تحریر کرتے ہیں۔

ہماری پیاری والدہ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب مرحوم معلم اصلاح وارشاد پاکستان 9 فروری 2012ء کو ربوہ میں قریباً 100 سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 10 فروری کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں قبر تیار ہونے کے بعد دعا بھی کروائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود بزرگان سلسلہ اور مخلصین جماعت نے شرکت فرمائی۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 فروری 2012ء کے خطبہ جمعہ میں ازراہ شفقت ہماری والدہ صاحبہ کا نہایت پیارے انداز میں ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور انور نے فرمایا:۔

”دوسرا جنازہ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ کا ہے جو مکرم مولوی غلام رسول صاحب معلم اصلاح و ارشاد پاکستان کی اہلیہ تھیں۔ 9 ؍فروری کو تقریباً سو سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے...... یہ بھی بڑی نیک خاتون تھیں، دعا گو اور متوکل، انتہائی مالی تنگی کے حالات میں بھی بڑی وفا کے ساتھ اپنے خاوند کے ساتھ رہی ہیں۔ بڑی خود دار تھیں، کبھی کسی حالت میں بھی، مالی تنگی کی حالت میں بھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے۔ خوش لباس تھیں، کوشش کرتی تھیں کم میں زیادہ سے زیادہ اچھا گزارہ کریں۔ اٹھائیس سال تک رسول نگر میں رہی ہیں اور جو جماعتوں کا، وہاں کی جماعتوں کا سینٹر تھا اور مرکزی مہمان بھی وہاں جایا کرتے تھے، دوسرے مہمان بھی آتے تھے، اوران کا گھر مہمان خانے کے طور پر استعمال ہوتا تھا اور بڑی خوش دلی سے اُن کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ 1974ء کے ہنگامے میں بچے اور عورتیں گھر میں تھے، کوئی مرد نہیں تھا تو یہ ساری ساری رات اپنی گھر کی شاہ نشین پر بیٹھ کر گھر میں جو موجود ہتھیار تھا اُس کے ساتھ پہرہ دیتی تھیں اور پھر جماعت کی غیرت، دین کی غیرت کا جذبہ بھی ان میں بڑا تھا۔ اسی فسادوں میں لوگوں نے مشورہ دیا کہ ان کے گھر کے باہر احمدیہ لائبریری لکھا ہوا ہے اُس بینر کو اتار دیں، بورڈ کو اتار دیں جس پر حضرت مسیح موعود کے اقتباسات بھی تحریر تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ اسی طرح لگا رہے گا، ہم کسی سے ڈر کر اپنے ہاتھوں سے اُسے نہیں اُتاریں گے۔ اسی طرح لجنہ کی صدر اور سیکرٹری لجنہ کے طور پر انہوں نے 1947ء سے 1975ء تک توفیق پائی۔ غیر احمدی بچوں اور احمدی بچوں کو قرآنِ کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ نظامِ جماعت، نظامِ خلافت سے وابستہ رہنے کی خاص طور پر بہت تلقین کرتی تھیں۔ ان کے بیٹے، تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اور ایک بیٹے ان کے ہمارے واقفِ زندگی مبارک احمد ظفر صاحب ہیں جو ایڈیشنل وکیل المال ہیں یہاں لندن میں اور دوسرے مبشر احمد ظفر صاحب، یہ بھی واقفِ زندگی ہیں انہوں نے سروس کے بعد وقف کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ دے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ابھی جیسا کہ میں نے کہا کہ نمازوں کے بعد ان کا جنازہ ادا کیا جائے گا۔“

(الفضل انٹرنیشنل لندن 2 مارچ 2012ء صفحہ 8)

ہمارے باقی بہن بھائی سبھی وہیں تھے۔ تاہم خاکسار اور بھائی مکرم مبشر احمد ظفر صاحب بھی خدا کے فضل سے لندن سے بروقت ربوہ پہنچ گئے اور جنازہ میں شمولیت کی توفیق پائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہماری والدہ محترمہ کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ ان کے درجات بہت بلند فرمائے اور ہمیں اپنے والدین کی نیکیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ میں عزیز واقارب اور دوست احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بہت سے بہن بھائیوں اور بزرگوں نے ربوہ میں اور یہاں بھی تشریف لاکر ہمارے ساتھ تعزیت کی۔ بعض نے فون اور فیکسز کے ذریعہ محبت اور خلوص کے ساتھ اظہار افسوس کیا اور کئی جماعتوں میں نماز جنازہ غائب کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ہم سب بہن بھائی ایسے تمام تعزیت کرنے والوں اور جماعتوں کے تہہ دل سے مشکور ہیں اور دعا گو ہیں۔ ہمارے لندن سے ربوہ پہنچنے سے پہلے جن جن مخلصین نے جنازہ کی تیاری اور تدفین کے بروقت انتظامات مکمل کئے خاکسار ان کا بھی تہہ دل سے ممنون ہے۔ مرحومہ کی دو بیٹیاں مکرمہ بشریٰ منور صاحبہ اور مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جو ربوہ میں قیام پذیر ہیں انہیں خاص طور پر ان کے آخری ایام میں خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

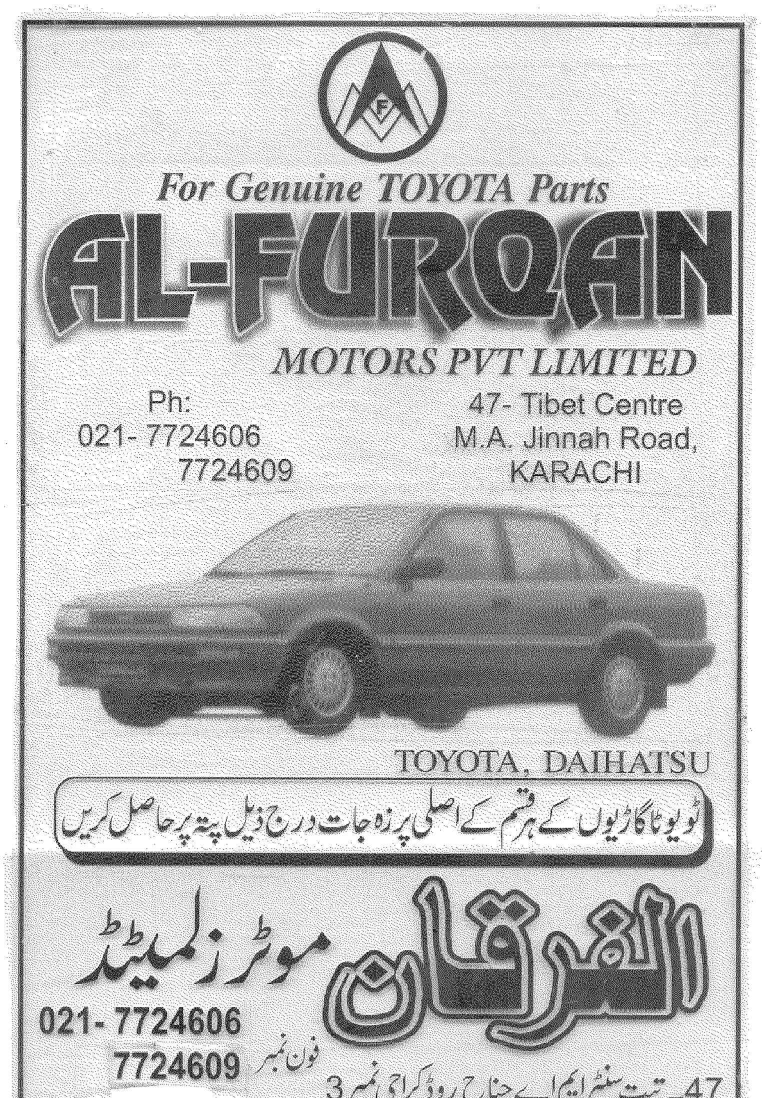

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔مارچ	
طلوع فجر	4:53
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:18

وزیرستان میں ڈرون حملے

حکومتی احتجاج کے باوجود پاکستان کے قبائلی علاقوں میں امریکی ڈرون حملوں میں ایک بار پھر تیزی آ گئی۔ شمالی وجنوبی وزیرستان میں ایک ہی دن دو ڈرون حملے کئے گئے۔ حملوں کے نتیجہ میں 17 ؍افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوگئے۔

لاہور جنرل ہسپتال نے ڈینگی بخار کے بارے معلوماتی ویب سائٹ جاری کر دی

وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر لاہور جنرل ہسپتال کی انتظامیہ نے ڈینگی بخار کے بارے معلوماتی ویب سائٹ جاری کر دی ہے۔ جنرل ہسپتال کی ویب سائٹ کا ایڈریس www.lgh.org.pk/dengue.html ہے۔ ڈینگی کے بارے ویب سائٹ میں فیس بک کا لنک بھی موجود ہے جس کا ایڈریس www.facebook.com/lghlahore ہے۔ ویب سائٹ پر ڈینگی کی علامات، تشخیص، علاج، احتیاطی تدابیر اور ہدایات کے بارے اردو اور انگریزی میں مکمل معلومات موجود ہیں۔ انتظامیہ جنرل ہسپتال نے بتایا کہ فیس بک کے منسلکہ ایڈریس کے ذریعے شہری سینئر ڈاکٹرز سے رابطہ کر کے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ 14 مارچ 2012ء)

درخواست دعا

مکرم حافظ عبدالنور صاحب واقف نو دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی حارث احمد مسرور کھانسی کے عارضہ کی وجہ سے دو تین ہفتوں سے شدید بیمار ہے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

FR-10